قائد اعظم بنایا سندھ نے تشکیل پاکستان میں اہم رول ادا کیا سندھ پاکستان کے اقتصادی جسم کی روحِ رواں ہے سندھ میں جی ایم سید بھی ہیں اور سندھیوں کا ہی یہ کہنا ہے کہ سندھ میں الذوالفقار کے مراکز بھی موجود ہیں جو سندھو دیش کی تشکیل کیلئے سرگرمِ عمل ہیں اور بعض سندھی یہ کہتے ہیں کہ ہم راجہ داہر کی اولاد ہیں اور داہری ثقافت ہمارا لوک ورثہ ہے۔ حکومتیں شور مچاتی ہیں سندھ میں ہندو موجود ہیں جو بڑے بڑے ساہوکار اور جاگیردار ہیں جنکے "لامبے" ہاتھ ہیں۔ سندھ میں ڈاکو بھی ہیں جو بہت بڑے نواب رئیس اور جاگیردار ہیں اور ان سے پالتو اعلیٰ تعلیم یافتہ بہت سی زبانوں کے ماہر اور جدید ترین تکنیک کے بھی ماہر ہیں اور خودکار ہتھیاروں سے لیس ہیں یہ ڈاکو پنجابی، پٹھان، سندھی، بلوچی، چینی، جاپانی سب کو اغواء کرتے ہیں اور لاکھوں کروڑوں کا تاوان وصول کر کے چھوڑ دیتے ہیں اور جاتے وقت نصیحت کرتے ہیں کہ خبردار! جو تم نے آدمی، جگہ، یا راستہ بتایا تو تمہارے خاندان کا "نِشٹ" مار دیا جائیگا اس سندھ کی تازہ ترین رپورٹ یہ ہے کہ اب تک ۹۰۰ کے لگ بھگ افراد اغوا کئے جا چکے ہیں ۹۰۰ سے زیادہ ڈاکو گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ ۴۰۰ کے قریب مارے جا چکے ہیں اور ۱۰۰۰ سے زائد کی تعداد میں چھوٹے اور خودکار ہتھیار پکڑے جا چکے ہیں اور اسی سندھ کا ایک جادو پیپلز پارٹی بھی ہے جو پیدا سندھ میں ہوئی پنجاب میں پروان چڑھی اور اب پھر سندھ میں ہی منقار زیر پر ہونے کو ہے اسی پیپلز پارٹی کے بانی جناب ذوالفقار علی بھٹو نے مشرقی پاکستان کو اپنے اقتدار کی بھینٹ چڑھایا ادھر تم ادھر ہم کا نعرہ لگایا بقول بے نظیر "پاکستان کو بکھرنے سے بچانے کیلئے یہ نعرہ لگایا گیا تھا مگر مخالفوں نے اس کا رخ بدل دیا"۔ پہلے تو کبھی تسلیم ہی نہ کیا تھا۔ مگر اب "معانی و مفاہیم" کی ترتیب بدل کر تسلیم کر لیا۔ جس سے اس بات کی امید بندھ گئی ہے کہ بے نظیر بھٹو مستقبل میں حالات کے ماتحت مزید بہت کچھ تسلیم کر لیں گی۔

بے نظیر بھٹو کا نیا سیاسی رخ

بے نظیر بھٹو نے اسمبلی میں "نو نو" اور "گو گو" کی چوگان کھیلی جو پاکستان کی سیاسی تاریخ کا پہلا "سیاسی کارنامہ" ہے جس سے ایک بات کھل کر سامنے آگئی کہ پی پی پی اپنے دستور و منشور سے بھی منحرف ہو گئی ہے اور پی پی پی اسمبلی میں بھی سٹوڈنٹس پالیٹکس پر کاربند ہونے پر یقین رکھتی ہے۔ جو بات پی پی پی اپنے لئے پسند نہیں کرتی وہ دوسروں کیلئے کیوں پسند کرتی ہے کیا یہی وہ جمہوریت ہے جس کیلئے بی بی چھ ماہ سے چلا رہی ہیں۔ دنیا بھر میں جمہوریت کی تاریخ میں ایسے رویوں کی کہیں بھی تائید نہیں ملتی ہم سمجھتے ہیں کہ بے نظیر کی اس منفی روش سے خود پیپلز پارٹی کو ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے اس پر مستزاد یہ کہ بے نظیر نے ۷۳ء کے متفقہ آئین کی نفی کر کے جہاں اپنے "عظیم" والد کی توہین کی وہیں بغاوت کی طرف بھی قدم بڑھایا ہے مزید یہ کہ ان دونوں رویّوں سے بے نظیر نے مارشل لائی قوتوں کو دعوتِ عام دی ہے جبکہ پی پی پی کا دعویٰ ہے کہ وہ چاروں صوبوں میں ایک مضبوط سیاسی قوت کی مالک ہے تو سوال پیدا ہوتا ہے جو پارٹی چاروں صوبوں میں ایک طاقت رکھتی ہو اسے آئین توڑنے کی بات کیونکر زیب دیتی ہے اس ژولیدہ گفتگو کے بین السطور کچھ ایسا معنیٰ خیز مواد تلملاتا نظر آتا ہے۔ جس میں اقتدار محض اقتدار کی بات مضمر ہے۔ ۲۰ ماہ کے نابالغ اقتدار کی مچلتی آرزوئیں اس آئین کی چھاؤں میں اگر پایۂ تکمیل کو